✵ احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے ✵

✵ جمعرات 26 جون 2014ء ✵

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 26 جون 2014ء 27 شعبان 1435 ہجری 26 احسان 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 145

اے اللہ تو بادشاہ ہے

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے بعد جو دعائیں کرتے تھے ان میں یہ دعا بھی تھی۔

اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقراری ہوں پس تو میرے سارے گناہ بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب الدعاء بین التکبیر والقراءۃ حدیث نمبر 887)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں۔ کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے۔ لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں۔ اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں۔ دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تُو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا؟ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بے شمار عجائبات ہیں۔ مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو۔ کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دَف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں۔ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 20)

ہر بدی سے نفرت کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

تقویٰ پر چلنا، اپنے اعمال کی اصلاح کرنا، اپنے ایمان کے معیار بلند کرنا، یہ باتیں کوئی معمولی باتیں نہیں ہیں۔ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے تو اُس کی توقعات پر پورا اترنے کے لئے ہمیں پوری طرح سعی و کوشش کرنی چاہئے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہمیں انجام دینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر بدی سے ہمیں مکمل طور پر نفرت کا اظہار کرنا چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 25 مارچ 2014ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

مثالی وقار عمل

✵ ”روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کے لئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے۔“

(ارشاد حضرت مسیح موعود)

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 27 جون 2014ء کو بعد نماز فجر مثالی وقار عمل کا انعقاد کیا جائے گا۔ تمام خدام و اطفال اپنے گھروں کے سامنے صفائی اور پانی کے چھڑکاؤ کا خصوصی اہتمام کریں اور حلقہ جات کے تمام خدام اور اطفال سے اس وقار عمل میں بھرپور حصہ لینے اور والدین سے بھی بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خلافت اور اس کی عظیم الشان برکات

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

(النور:56)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: دنیا میں کوئی بھی نبوت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد خدا تعالیٰ نے خلافت کا سلسلہ قائم نہ کیا ہو۔

(کنزالعمال)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

صوفیاء نے لکھا ہے کہ جو شخص کسی شیخ یا رسول اور نبی کے بعد خلیفہ ہونے والا ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے خدا کی طرف سے اس کے دل میں حق ڈالا جاتا ہے۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا پر ایک زلزلہ آجاتا ہے۔ اور وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے۔ مگر خدا کسی خلیفہ کے ذریعہ مٹاتا ہے۔ اور پھر گویا اس امر کا ازسرنو اس خلیفہ کے ذریعہ اصلاح استحکام ہوتا ہے آنحضرت ﷺ نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا۔ کہ آپ کو خوب علم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمائے گا کیونکہ یہ خدا کا ہی کام ہے۔

(الحکم 4 اپریل 1908ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں: میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا جس طرح...... خلیفہ بنایا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔

(بدر جنوری 1913ء)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

خلافت کی برکات یاد رکھیں۔ ... اگر سال میں ایک دفعہ خلافت ڈے منالیا جایا کرے تو ہر سال چھوٹی عمر کے بچوں کو پرانے واقعات یاد ہو جایا کریں گے۔ پھر تم یہ جلسے قیامت تک کرتے چلے جاؤ تا جماعت میں خلافت کا ادب اور اس کی اہمیت قائم رہے۔

(روزنامہ الفضل یکم مئی 1957ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کے ہاتھ میں جزا اور سزا ہے اور ذلت اور عزت ہے کہ میں اس کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں۔

فرمایا: میں نے کسی آدمی کو کبھی نہیں کہا کہ مجھے خلیفہ بنانے کی کوشش کرو اور نہ ہی کبھی خدا تعالیٰ کو میں نے یہ کہا ہے کہ مجھے خلیفہ بنائیو! پس خدا تعالیٰ نے مجھے اس کام کے لئے خود اپنے فضل سے چُن لیا ہے۔ تو میں کس طرح اسے ناپسند کرتا؟ کیا اگر تمہارا کوئی دوست تمہیں کوئی نعمت دے اور تم سکول کی نالی میں پھینک دو تو تمہارا دوست خوش ہوگا؟ اور تمہاری یہ حرکت درست ہوگی؟ ہرگز نہیں تو اگر خدا تعالیٰ نعمت دے تو کون ہے جو اس کو ہٹا سکے۔ جب دنیا کے دوستوں کی نعمتوں کو کوئی رد نہیں کرتا بلکہ بڑی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اس نعمت کو کس طرح رد کروں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو رد کرنے والوں کے بڑے خطرناک انجام ہوتے ہیں۔

(برکات خلافت از حضرت مصلح موعود صفحہ 20)

نیز فرمایا: ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرے گا۔

(درس القرآن صفحہ 72 مطبوعہ نومبر 1921ء)

میں اس خلافت کو جو کسی انسان کی طرف سے ہو لعنت سمجھتا ہوں۔ نہ مجھے اس کی پرواہ ہے کہ مجھے کوئی خلیفۃ المسیح کہے۔ میں تو اُس خلافت کا قائل ہوں جو خدا کی طرف سے ملے۔ بندوں کی دی ہوئی خلافت میرے نزدیک ایک ذرہ کے بھی برابر قدر نہیں رکھتی۔

(خطبات محمود جلد 5 صفحہ 501)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

میری وفات خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اُس دن ہوگی جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو ختم کرلوں گا... اور وہ شخص بالکل عدم علم اور جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے کہ میرے مرنے سے کیا ہوگا؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے قدرت اُولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اس وقت تک قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔

(الفضل 22 ستمبر 1950 صفحہ 7،6)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خلیفہ بننے کے بعد اگلے روز 4 نومبر 1965ء کو بیت مبارک میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

میں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوت مجھ سے زیادہ ہو مجھ میں تو وہ بھی نہیں لیکن جب سے ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً یہ سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا۔

فرمایا: میں خلیفہ اس لئے نہیں ہوں کہ تم میں سے کسی گروہ نے مجھے منتخب کیا ہے۔ میں خلیفہ اس لئے ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور خلیفہ بنایا ہے۔..... خلیفہ خدا ہی بنایا کرتا ہے۔ انسانوں کا یہ کام ہی نہیں اور جن کو خدا خلیفہ بناتا ہے وہ انسانوں کے کام پر تھوکتے بھی نہیں اور نہ اُن کی پرواہ کرتے ہیں۔... پس یاد رکھو کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے۔ کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو الٰہی سلسلہ کے خلفاء بنایا کرے۔

(خطبات ناصر جلد 4 صفحہ 96 تا 100)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

خلیفہ خدا بناتا ہے آدمی کے بنائے ہوئے اور خدا کے بنائے ہوئے system (نظام) میں زمین اور آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

(مشعل راہ جلد 3 صفحہ 163)

فرمایا: میری ذات کی تو کوئی حقیقت نہیں۔ ناقابل بیان ہے وہ کیفیت جب میں اپنی ذات پر غور کرتا ہوں اور اپنی بے بساطی کو پاتا ہوں، اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اللہ ہی جانتا ہے کہ میرے دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ لیکن خدا نے منصب خلافت پر مجھے مقرر فرمایا۔

(خطبات طاہر جلد 1 صفحہ 55)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت کے منصب پر فائز کیا کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں لیکن خدا تعالیٰ دنیا کا محتاج نہیں ہے۔ ... میں جب اپنے آپ کو دیکھتا ہوں، اپنی نااہلی اور کم مائیگی کو دیکھتا ہوں اور میرے سے زیادہ میرا خدا مجھے جانتا ہے کہ میرے اندر کیا ہے تو اس وقت ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی قدرت یاد آجاتی ہے۔ مکرم میر محمود احمد صاحب نے ایک شعر کہا:

مجھ کو بس ہے میرا مولیٰ میرا مولیٰ مجھ کو بس
کیا خدا کافی نہیں ہے' کی شہادت دیکھ لی

... خلافت اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہے اور جب تک اللہ چاہے گا یہ رہے گی۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 351، 353)

فرمایا: یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نوازتا رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 354)

اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو تا قیامت قائم رکھے اور اس کے فیوض و برکات سے ساری دنیا کو مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

امت واحدہ بنانے کے سامان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

''آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی...... ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے۔''

(خطبات طاہر جلد 10 ص 471،470)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

حضرت چوہدری عبدالمنان خاں صاحب کاٹھگڑھی رفیق حضرت مسیح موعود

مکرم عبدالسمیع خان صاحب سینئر ہیڈ ماسٹر (ریٹائرڈ)

آپ چوہدری محمد حسین خان صاحب کے گھر 1885ء میں پیدا ہوئے۔ محمد حسین صاحب پشاور میں بسلسلہ ملازمت مقیم تھے۔ تعلیم پرائمری تھی۔ دسمبر 1903ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ اخبار بدر 8 دسمبر 1903ء میں اندراج نمبر 1599 ہے۔ (اندراج مئی 1903ء سے شروع ہوا۔) آپ کا وصیت نمبر 751 مورخہ 12 نومبر 1913ء کی تحریر کردہ ہے۔ 19 جون 1928ء کو حصہ جائیداد زمین کا ٹکڑا بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کیا۔ حضرت مولوی عبدالسلام صاحب کاٹھگڑھی کے برادر اصغر تھے۔ شروع ہی سے نماز باجماعت کے پابند تھے۔ ہر جلسہ سالانہ قادیان اور پھر ربوہ میں شمولیت اختیار کرتے تھے۔ مجلس مشاورت 28,27,26 مارچ 1937ء میں آپ سب کمیٹی برائے دعوت الی اللہ میں بطور رکن نامزد ہوئے۔ اس وقت ناظر دعوت الی اللہ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب تھے۔ مشاورت میں ہر سال قادیان میں پھر ربوہ میں بطور نمائندہ شرکت کرتے رہے۔ کاٹھگڑھ میں امیر جماعت رہے پھر چک 497 ج۔ب میں دولت خان صاحب کی وفات کے بعد جو کہ 1960ء میں ہوئی آپ ہی صدر جماعت رہے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ جھنگ روزنامہ الفضل میں آپ کی وفات کے ذکر میں تحریر کرتے ہیں۔

''آپ اور آپ کے بھائی حضور کے سچے عاشق تھے اور احمدیت کے فدائی تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ہر قربانی کرنے والے تھے۔ باوجود صاحب جائیدار اور راجپوت زمیندار ہونے کے جن کو اپنی قوم کے وقار کا بڑا خیال ہوتا ہے آپ کے اندر عاجزی اور انکساری اپنے کمال کو پہنچی ہوئی تھی۔ احمدیت کا ایک کامل نمونہ تھے۔ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد ان کے اندر خاص تغیر پیدا ہوا۔ حضرت مسیح موعود، حضرت مصلح موعود، آپ کے صاحبزادگان اور دیگر افراد خاندان سے اس قدر عقیدت تھی جو الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا جو بھی ارشاد پہنچتا فوراً اس پر عمل کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تعلیم القرآن کلاس جاری فرمائی۔ باوجود اس کے کہ آپ کی صحت کمزور تھی آپ قرآن مجید پڑھانے میں بہت کوشش کرتے۔ آپ نے بیسیوں بچوں کو قرآن مجید پڑھایا۔ غیراز جماعت بچوں نے بھی آپ سے قرآن کریم پڑھا''۔

مولوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ''بندہ اس جماعت میں جب بھی جاتا تو آپ کو خصوصیت سے ملتا۔ آپ کے دل میں سلسلہ کا بہت درد تھا۔ جو بھی مرکز کی طرف سے جاتا اس کے ساتھ نہایت اکرام سے پیش آتے۔ نہایت کھلے دل سے مہمان نوازی کے فرائض ادا کرتے کسی تکلیف کی پرواہ نہ کرتے۔

(الفضل 26 نومبر 1968ء)

خاکسار راقم نے اپنے نانا جان چوہدری عبدالمنان خان صاحب کو لمبی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ تعلیم الاسلام پرائمری سکول کاٹھگڑھ میں پہلے انتظام و انصرام ہمارے دادا جان مولوی عبدالسلام صاحب کے ذمہ تھا۔ مگر ان کی وفات کے بعد آپ نے سکول کا انتظام اپنے ذمہ لیا۔ بیشک آپ پرائمری پاس تھے مگر پرائمری کلاسز کو بخوبی پڑھا لیتے تھے۔ مشکل ریاضی ہوتی تھی مگر آپ بہت احسن رنگ میں پڑھا لیتے تھے۔ خاکسار نے خود چہارم جماعت آپ سے پڑھی۔ سال کے آخر میں چوہدری عطاء اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ کی نوکری چھوڑ کر واپس اسی سکول میں پڑھانے لگ گئے۔ آپ نہایت قابل استاد تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

ہمارے نانا جان گرلز سکول میں بھی وقت دیتے تھے۔ بلا معاوضہ کام کرتے تھے۔ ایک لگن تھی۔ اس سکول میں غیراز جماعت بچیاں پڑھتی تھیں جو آج تک یاد کرتی ہیں۔

1938ء میں ہمارے نانا جان نے ہمارے چچا جان عبدالرحمان صاحب فاضل کو قادیان سے بلایا۔ لکھا کہ گاؤں کا سکول صرف پرائمری تک رہ گیا ہے۔ مڈل حصہ ختم ہو رہا ہے۔ چنانچہ چچا جان قادیان کی ملازمت چھوڑ کر کاٹھگڑھ پہنچ گئے۔ پارٹیشن تک سکول کی خدمت کرتے رہے۔ نانا جان نے قادیان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں ایک استاد بطور ہیڈ ماسٹر مہیا کرنے کی درخواست کی۔ حضور پسند کرتے تھے کہ مقامی ہیڈ ماسٹر ہو۔ آپ نے نانا جان کو فرمایا کہ ہمارے پاس استاد کہاں ہیں؟ نانا جان سمجھے کہ حضور ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں مگر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نانا جان کو تسلی دی کہ حضور کی منشاء مبارک یہ ہے کہ مقامی اساتذہ تیار کریں۔ حضور ہرگز ناراض نہیں۔ یہ روایت ہمارے ماموں جان عبدالحلیم صاحب فاضل نے بتائی۔

تعلیمی ترقی کے لئے ہر دم کوشاں رہتے تھے۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1930ء میں درج ہے کہ چوہدری عبدالسلام اور عبدالمنان خان نے چار کمرے اپنی گرہ سے تیار کروا کر سکول کے لئے وقف کر دیئے۔ خدمت خلق کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔

میرے والد چوہدری عبدالرحیم صاحب کاٹھگڑھی سنایا کرتے تھے کہ کاٹھگڑھ میں قربانی کی گائے ذبح کرنے کا لائسنس نہیں تھا۔ روپڑ سے ذبح کروا کر کاٹھگڑھ بذریعہ چھکڑا جسے پنجابی میں گڈا کہتے تھے اس پر گوشت لا رہے تھے۔ آپ کے ساتھ ہمارے بزرگ مظہر الحق صاحب بھی تھے۔ ہندوؤں کو مخبری ہوگئی کیونکہ گائے ان کے لئے متبرک سمجھی جاتی تھی۔ انہوں نے حملہ کر دیا۔ مظہر الحق صاحب نے گاؤں آکر بتایا۔ گاؤں تڑپ اٹھا۔ فوراً مدد کے لئے پہنچ گئے۔ چوہدری غلام احمد صاحب والد ماجد چوہدری عبدالرحیم خان صاحب نمبردار نے مخبری کرنے والے کی خوب خبر لی۔ معاملہ پولیس میں گیا۔ مگر بعد میں صلح ہوگئی۔ جوانی میں کنویں پر سے ایک چمڑے کا مشکیزہ پانی سے بھرا ہوا جو بیلوں سے کھینچا جاتا تھا اسے پکڑ لیتے تھے۔ یہ صرف صحت مند کا کام ہوتا تھا۔ یہ پانی کھیتوں کو سیراب کرتا تھا۔

ہجرت سے چند ماہ پہلے چوہدری عبدالرحیم خان صاحب نمبردار کی کوشش سے سکول کو ہائی کا درجہ دیا گیا۔ چوہدری عبدالرحیم صاحب نے اپنی کوٹھی پیش کی۔ راقم بھی چند ماہ پانچویں جماعت میں اسی کوٹھی میں تعلیم حاصل کرتا رہا۔ روپڑ سے سید کاظم شاہ صاحب اور ایک دو اور اساتذہ کو لایا گیا۔ یہ سکول جاری ہوا۔ جلد ہی ہجرت کرنی پڑی۔ چک 497 ج۔ب ضلع جھنگ میں نومبر 1947ء کو پہنچے۔ یہاں بھی جماعت کو منظّم کیا۔ صدر جماعت بھی رہے۔

مولوی ظل الرحمان صاحب والد ماجد مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ، مولوی عبدالرحیم صاحب عارف چوہدری شجاعت علی صاحب انسپکٹر مال، عبدالرب غیرت صاحب آپ کی زندگی میں وہاں گئے اسی طرح مولانا قمرالدین صاحب فاضل کاٹھگڑھ اور بعد میں چک 497 ج۔ب بھی تشریف لاتے رہے۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب مراقب خدام الاحمدیہ بھی کثرت سے جاتے رہے۔ سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا محمد سعید صاحب انسپکٹر مال آتے رہے۔ نانا جان سب سے بہت خلوص سے ملتے تھے۔ حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والے کاٹھگڑھ میں ہمارے نانا جان کے گھر مع اپنی فیملی کے رہے۔ بہت ہی پیار تھا۔ ماموں عبدالوحید صاحب کی شادی پر خصوصی طور پر مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو چک 497 ج۔ب مدعو کیا۔ آپ نے ماموں عبدالوحید خان صاحب کا نکاح کنیز فاطمہ بنت عبدالحمید خان سے چک 494 ج۔ب میں پڑھایا۔ اس زمانے میں مخالفت بالکل نہیں تھی۔ حضرت مولوی صاحب نے چک 494 ج۔ب کے میدان میں تقریر بھی کی۔ بندہ خود اس شادی میں جو جنوری 1951ء میں ہوئی شریک تھا۔

گاؤں چک 497 ج۔ب میں ہمارے نانا جان کی لوگ بہت عزت کرتے تھے۔ ایک غیراز جماعت نے خود اقرار کیا کہ ہم نے قرآن کریم مولوی عبدالمنان صاحب سے پڑھا ہے۔ مگر زمانے کی ہوا کی وجہ سے وہی لوگ مخالفت کرنے لگ گئے۔

جماعت احمدیہ چک 497 ج۔ب کے امام الصلوٰۃ کے فرائض آپ ادا کرتے رہے۔ درثمین، کلام محمود میں سے اکثر نظمیں بڑی سریلی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ مجلس انتخاب میں آپ کا نام تاریخ احمدیت جلد 19 ص 192 نمبر 251 پر درج ہے۔

میرے چھوٹے بھائی مظفر احمد صاحب کو نانا جان چوہدری عبدالمنان خان صاحب نے حالات سفر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خلافت سے پہلے کے قادیان شریف تا کاٹھگڑھ نوٹ کروائے۔ وہ یہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خلافت کے پہلے سال میں مولوی عبدالسلام نے جو میرے حقیقی بھائی تھے، حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے شاگرد تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کلاس فیلو بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی خدمت میں درخواست گزاری تھی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کو ہمارے ہاں آنے کی اجازت فرمائیں اور ساتھ میر محمد اسحاق صاحب بھی آئیں کیونکہ افراد جماعت کاٹھگڑھ کی خواہش ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہمارے گھروں میں پاؤں رکھیں۔ تا ہمارے گھروں میں برکت ہو جائے۔ حضور نے منظور فرمایا۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور صاحبزادہ صاحب کو اجازت دے دی اور فرمایا ''جانا چاہئے، مخلص جماعت ہے'' حضرت حاجی غلام احمد صاحب آف کریام کو اطلاع دے دی کہ صاحبزادگان کاٹھگڑھ جانے کے لئے آرہے ہیں۔ آپ انتظام کریں۔ اس وقت ہمارے نزدیک پھگواڑہ سٹیشن ہی تھا۔ الغرض حضرت صاحبزادہ صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب 16 دسمبر 1908ء کو بٹالہ سٹیشن سے سوار ہو کر امرتسر سے گاڑی بدل کر پھگواڑہ سٹیشن پر اتر کر تانگہ پر سوار ہو کر بنگہ ضلع جالندھر جہاں ہماری جماعت تھی رات کو آگئے۔ رات وہیں قیام کیا اور وہاں سے ایک مخلص احمدی دوست شیر محمد صاحب جو نواں شہر تک اپنا تانگہ چلایا کرتے تھے ان کے تانگے میں سوار ہو کر کاٹھگڑھ کو روانہ ہو گئے اور چند آدمی بنگہ سے بھی آپ کے ہمراہ چل پڑے۔ راستے میں حضرت حاجی غلام احمد صاحب بھی آپ کو مل گئے۔ راستہ میں چوہدری غلام قادر صاحب رئیس آف لنگڑوعہ بھی کسی ذریعہ سے اطلاع پا کر مل گئے۔ راستہ میں ہی ایک جاڈلہ قصبہ (حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی کا قصبہ) سے حاجی غلام احمد صاحب نے اپنے رشتہ داروں سے گھوڑی لے لی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب گھوڑی پر سوار ہو کر اکیلے ہی کاٹھگڑھ کا راستہ پوچھ کر کاٹھگڑھ پہنچ گئے۔ گاؤں میں آکر دریافت کیا کہ عبدالسلام صاحب کا مکان کہاں ہے؟ پوچھتے ہوئے جہاں ہماری حویلی تھی

اور ہمارے مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ گھوڑی باندھ کر اکیلے ہی بیت احمدیہ جو بہت اونچی جگہ پر واقع تھی پہنچ گئے۔ نماز سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ ہمارے چچازاد بھائی بابو عبدالحی خان صاحب جو ان دنوں اپنی ملازمت سے رخصت پر آئے ہوئے تھے بے اختیار بول اٹھے کہ عبدالسلام! میاں آ گئے ہیں۔ پھر میں اور میرے بھائی عبدالسلام صاحب، عبدالحی خان صاحب اور دیگر افراد آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ ساتھ لے کر اپنے پختہ مکان میں جہاں صرف ابھی دو کمرے ہی تیار ہوئے تھے آئے۔ جب وہاں آئے تو ہمارے والد چوہدری محمد حسین صاحب اور ایک اور رشتہ دار احمدی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کھڑے ہو گئے۔ حضور سے مصافحہ کیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حاجی غلام احمد صاحب، چوہدری غلام قادر صاحب آف لنگڑ وعہ و دیگر افراد قریباً پندرہ کس مع بھائی شیر محمد تانگہ والے آ گئے۔

18 دسمبر 1908ء کو جہاں جلسہ کے لئے دریاں وغیرہ بچھائی گئی تھیں اور اہل کاٹھگڑھ کے بیٹھنے کا انتظام تھا۔ تقریر کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں بہت ہندو روٴسا، دکاندار اور غیر از جماعت اور احمدی احباب کا ایک خاص مجمع ہو گیا۔ حضور نے الحمد شریف کے بعد فرمایا کہ ”ہر ایک چیز جس کو ہم چھو سکتے ہیں یا ہر ایک چیز جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے یا ہر ایک چیز جس کو ہمارے ناک سونگھ سکتے ہیں وہ تمام ایک صانع خدا کی ہستی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اس سے آگے کے الفاظ یاد نہیں۔

اخویم چوہدری عبدالحی خان صاحب نے تقریر لکھنی شروع کی اور جلد ہی بند کر کے بیٹھ گئے۔ میں نے کہا آپ لکھتے کیوں نہیں؟ کہنے لگے کہ تقریر سننے میں زیادہ لذت آتی ہے۔ اس جلسہ میں چوہدری غلام احمد صاحب چیف نمبردار رئیس جو ہمارے تایا بھی تھے موجود تھے۔ اسی طرح میرے والد محمد حسین صاحب بھی تھے۔ جلسہ خوب بارونق رہا۔ پھر ہم واپس اپنے مکان میں آ گئے۔ جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب بھی ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس دروازہ پر اخویم مولوی عبدالسلام صاحب نے لکھا ہوا تھا ”بیت المحمود“ 18,17 دسمبر 1908ء کو حضرت مرزا محمود احمد صاحب اس مکان میں رونق افروز ہوئے۔ یہ الفاظ جب تک ہم وہاں رہے بدستور لکھے رہے۔

19 دسمبر 1908ء کی صبح کو نماز فجر کے بعد جماعت کاٹھگڑھ کی خواہش کے مطابق حضور مع میر محمد اسحاق صاحب و دیگر افراد جماعت جن کی تعداد بیس پچیس کے قریب ہو گی حضور کاٹھگڑھ کے ہر ایک احمدی کے گھر تشریف لے گئے۔ گھر والا حضور سے مصافحہ کرتا تھا۔ خوش ہوتا تھا کہ حضور نے ہمارے گھر کو برکتوں سے بھر دیا ہے۔ حضور واپسی کے لئے تیار ہو گئے۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور بعض احباب بھائی شیر محمد صاحب کے تانگہ میں سوار ہو گئے۔ کچھ پیدل چل پڑے کیونکہ کاٹھگڑھ سے نواں شہر تک 12 میل کچی سڑک ہے اور ریت کے باعث پیدل چلنا پڑتا ہے۔ حضور اور حاجی صاحب گھوڑوں پر سوار ہو گئے۔ حضرت حاجی صاحب حضور کو لے کر اپنے گاؤں کریام چلے گئے تا احمدیوں کے گھروں میں برکت ہو۔ جو قافلہ پیدل اور تانگہ پر سوار ہو کر آئے تھے براستہ بنگہ پھگواڑے پہنچ گئے۔ پھر پھگواڑہ سے براستہ امرتسر قادیان پہنچ گئے۔ حضور بھی ان کے ساتھ پھگواڑہ سٹیشن سے ہوتے ہوئے قادیان پہنچ گئے۔

حضرت چوہدری عبدالمنان خان صاحب کاٹھگڑی کی پہلی شادی اپنی خالہ زاد سے ہوئی۔ اس سے ہماری والدہ آمنہ بیگم صاحبہ اور ایک بہن پیدا ہوئی۔ والدہ صاحبہ 1984ء میں وفات پا گئیں۔ ان کی والدہ صاحبہ عصمت صاحبہ پہلے فوت ہوئیں۔ دوسری شادی ہماری نانی عصمت صاحبہ کی بہن سے کی۔ ان سے بھی ایک بیٹی حفیظہ بیگم صاحبہ پیدا ہوئیں۔ لمبی عمر پائی۔ 2001ء میں کراچی میں وفات پائی۔ تیسری شادی 1924ء میں جنت بی بی صاحبہ بنت عبدالواحد صاحب سے ہوئی۔ نکاح کا اعلان حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب نے کاٹھگڑھ میں 3 مارچ 1924ء کو ایک ہزار حق مہر پر پڑھایا۔

(الفضل 18 مارچ 1924ء)

تیسری شادی سے اللہ تعالیٰ نے چار بیٹے اور دو بیٹیاں عطا کیں۔ بیٹیاں تو بچپن میں ہی وفات پا گئیں۔ بیٹے اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ رہے۔ ہماری نانی جنت بی بی صاحبہ نے 1979ء میں وفات پائی۔ اس شادی سے ہونے والی اولاد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ عبداللطیف خان صاحب آڈیٹر تحریک جدید: رسالہ تحریک جدید کے پبلشر کے سلسلہ میں مقدمہ بھی رہا۔ ریٹائرڈ ہو کر شورکوٹ کینٹ میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ عبدالحمید خان صاحب عبداللطیف صاحب کے بیٹے مربی سلسلہ نائب ناظم مال وقف جدید ہیں۔

2۔ عبدالوحید خان صاحب: اپنے گاؤں میں زمینوں کی کاشت کرواتے تھے۔ وفات پا چکے ہیں۔ فرقان فورس میں شرکت کا موقع ملا۔ ان کے بیٹے عبدالمجید خان صاحب چک 497 ج۔ب کے صدر ہیں۔ عبدالاحد خان صاحب لندن میں مقیم ہیں۔

3۔ عبدالحلیم صاحب مولوی فاضل: قادیان اور پھر احمد نگر جامعہ میں تعلیم پائی۔ جماعت کی خدمت میں پیش پیش رہے۔ انسپکٹر وقف جدید، انسپکٹر تحریک جدید اور محلّہ باب الابواب میں سیکرٹری مال کے فرائض بڑی تندہی سے ادا کرتے رہے۔ وفات پا چکے ہیں۔

4۔ رانا عبدالرب صاحب: محکمہ تعلیم سے بطور سینئر ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔ آجکل کینیڈا میں مقیم ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں لمبا عرصہ ملازمت کی۔

ان کی وفات پر بعض غیر از جماعت رشتہ داروں نے بھی تعزیت کے خط لکھے۔ وفات کی خبر اخبار الفضل 19 نومبر 1968ء کو اس طرح شائع ہوئی۔ ”افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت چوہدری عبدالمنان خان صاحب سابق امیر جماعت کاٹھگڑھ 10 نومبر 1968ء بوقت سات بجے شام اپنے گاؤں چک 497 ج۔ب نزد شورکوٹ رحلت فرما گئے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی زیر ہدایت مورخہ 12 نومبر کو محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے جنازہ پڑھایا۔ جس کے بعد رفقاء خاص بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 84 سال تھی۔ آپ حضرت مولوی عبدالسلام مرحوم کاٹھگڑھی کے برادر اصغر تھے۔ 1903ء میں حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر عین جوانی کے عالم میں بیعت کی تھی۔ آپ علاوہ صوم و صلوٰۃ کے پابند ہونے کے صاحب کشف اور رؤیا بھی تھے۔ جماعت احمدیہ کاٹھگڑھ کے سالہا سال تک امیر جماعت رہے۔ احمدیہ پرائمری سکول، احمدیہ گرلز سکول کاٹھگڑھ کے 1947ء تک آنریری مینیجر تھے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ چک 497 ج۔ب تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ آباد ہوئے اور وہاں کی جماعت کے تاحال پریذیڈنٹ تھے۔

فوزیہ شکیل۔ یوکے

میرے والد محترم پروفیسر صادق علی صاحب

اللہ تعالیٰ کا بے حد احسان ہے کہ میرے ابو محترم پروفیسر صادق علی صاحب نے بہت کامیابی کے ساتھ زندگی کا سفر طے کیا۔ وہ بہت سچے اور سادہ انسان تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان کا نام ”نذیر“ سے بدل کر صادق رکھا۔ ان کو بچپن میں سچے خواب آتے تھے۔ وہ بہت راست باز تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتے اور ہمیشہ کہتے کہ یہ جماعت کی برکات اور میرے ماں باپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنی بیشمار نعمتوں سے نوازا۔

آپ پنجوقتہ نمازی، تہجد گزار، باقاعدہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے اور حلال رزق کمانے والے انسان تھے۔ آپ تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کرتے دکھاوے کو ناپسند کرتے تھے۔ ہمیشہ سادگی اپناتے۔ اپنی نگاہ ہمیشہ نیچی رکھتے تھے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بھی پہل کرتے تھے۔ دعاؤں پر یقین رکھتے تھے۔ چغلی سے نفرت کرتے تھے۔ ایک دفعہ گھر میں کسی کے متعلق ہم بات کر رہے تھے ہم نے ابو سے پوچھا کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ تو یہ کہہ کر اٹھ گئے میں نے اپنے خدا سے وعدہ کیا ہے کہ میں چغلی وغیرہ نہیں کروں گا۔

میرے والد صاحب بہت صائب الرائے تھے۔ اکثر لوگ آپ سے اپنے کاموں وغیرہ کے لئے مشورہ مانگتے تھے۔ آپ ان کو بہت اچھا مشورہ دیتے۔ لوگ اپنے عزیز و اقارب سے زیادہ ان پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی امانتیں بصورت زیور یا نقدی بھجواتے تھے۔ تو ان کی بہت خوب حفاظت کرتے۔ ہومیو پیتھک کی کتابیں بھی شوق سے پڑھتے۔ بیماروں کی عیادت بھی کیا کرتے تھے اور اگر کسی مرض کی دوائی کا علم ہوتا تو خود نسخہ بنا کر دیتے تھے۔

جماعتی کام بھی بہت ذمہ داری سے کرتے تھے اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے۔ نظام وصیت میں شامل ہونے پر بہت زور دیتے تھے۔ حضور نے جب موصیان کی تعداد بڑھانے کا ارشاد فرمایا تو ابو نے میری توجہ بار بار اس طرف کروائی اور ہر فون پر یہی کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا شکر ادا کرو۔ اور اس کے دیئے ہوئے مال سے اس کا حق نکالو تا کہ مال پاک ہو اور وصیت کے ذریعہ یہ حق ادا کرو۔ چنانچہ ان کی بار بار نصیحت پر میں اللہ کے فضل سے اس نظام میں شامل ہوئی۔

میرے والد بہت منفرد شخصیت رکھتے تھے۔ ان کا بات کرنے کا طریقہ بہت خوب تھا۔ قرآن پاک میں بیان فرمودہ قصے ہمیں بچپن میں سنایا کرتے تھے۔ جو اب تک یاد ہیں۔ نظمیں بہت شوق سے سنتے تھے۔ آخری وقت تک ہسپتال میں بھی موبائل میں ریکارڈ کروا کے نظمیں سنتے رہتے۔

اپنے ماں باپ کو بہت یاد کیا کرتے تھے اور اپنے والد کے دوستوں سے ملتے اور ان کا خیال رکھتے تھے۔ رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کرتے تھے۔ اور آخری نصیحت جو انہوں نے مجھے کی وہ بھی یہی کہ خلافت سے جڑے رہنا اور رشتہ داروں سے میل جول رکھنا۔ غرض ہر معاملہ میں بہت خوف خدا رکھتے تھے۔ ابو کا سمجھانے کا طریقہ بھی منفرد ہوتا کبھی مار پیٹ کر یا ڈانٹ کر نہیں سمجھایا۔ لیکن اس رنگ میں ہماری تربیت کی کہ ہمیں پتہ ہوتا تھا کہ یہ کام ان کو برا لگے گا۔

آسٹریلیا جا کر بھی حضور کی اجازت سے قضاء کا کام جاری رکھا۔ آخری چھ ماہ میں کافی کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن جماعت کی خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ کسی رشتہ دار اور دوست کو احساس نہ ہونے دیا کہ اب کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ فون پر بات ہوتی تو ہمیشہ یہ الفاظ ہوتے کہ اللہ کا شکر ہے میں ٹھیک ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت حوصلہ دیا تھا۔ انہوں نے اپنی بیماری کا بہت حوصلے سے مقابلہ کیا۔ 10 مارچ 2013ء کو رات دس بجے آسٹریلیا میں ان کی وفات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میرے ابو کے درجات بلند فرمائے۔ میری والدہ اور ہم سب بہن بھائیوں کو صبر دے اور ہم سب کا ہمیشہ حامی و ناصر ہو۔ آمین

☆............☆............☆

مکرم میاں محمد شبیر ہرل صاحب

حضرت مرزا عبدالحق صاحب اور تربیت نومبائعین

خاکسار 28 اپریل 1978ء کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوا۔ خاکسار کی خوش قسمتی کہ بیعت کے دن سے ہی مرزا عبدالحق صاحب سے دوستی کا تعلق قائم ہو گیا۔ خاکسار نے آپ کے گھر پر حاضر ہو کر اپنی تحقیق دربارہ صداقت احمدیت کا خلاصہ سنایا اور درخواست کی کہ میں آج بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میری تحقیق کی مختصراً داستان سن کر مرزا صاحب کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا اور اپنے کلرک کو بیعت فارم لانے کو کہا میں نے بیعت فارم پُر کیا۔ دعا کے بعد اجازت چاہی اسی روز سے مرزا صاحب کے ساتھ ایک ایسا محبت کا تعلق قائم ہوا۔ جو ان کی وفات تک بفضل اللہ قائم رہا۔ اس 29,28 سالہ دور کا ایک ایک دن یادگار ہے کس کس طرح خاکسار ان کی شفقتوں کا مورد رہا۔ وہ میرے بزرگ تھے، مربی تھے، محسن تھے۔ دوست اور غمگسار تھے، استاد تھے ہمارے امیر جماعت تھے۔ وہ میری ہمت بندھاتے، میرے مسائل سنتے اور حل کرتے۔ ہر دکھ تکلیف اور پریشانی کی گھڑیوں میں جو کہ ایک نومبائع کی زندگی کا جزو لاینفک ہوتی ہیں۔ میرے لئے وہ تسلی اور قرار کا سامان کرتے۔

کتنی ہی بار جب اپنوں نے ستایا، دوستوں نے دشمنی کی، پیاروں نے نفرت کی، وہ بھائی اور بہنیں جن پر انسان کو مان ہوتا ہے ان کی آنکھوں سے نفرت اور غیظ ٹپکا۔ واقف کاروں نے آنکھوں کے اشاروں سے طعن اور نفرت کا اظہار کیا اور مجھے اپنے لئے زمین تنگ محسوس ہوئی۔ اس وقت میرے اللہ کے بعد اس بستی میں صرف ایک وجود تھا جو میری داستان سنتا اور نہ جانے وہ کیسی گھڑیاں ہوتیں کہ دل پر سکینت نازل ہوتی اور واپسی پر میں بالکل نارمل ہوتا۔ میرا حوصلہ پہلے سے کہیں زیادہ بلند ہوتا۔

انہوں نے اپنے آپ کو احمدیت کی تعلیم میں رنگ لیا تھا ہر وقت خلیفہ وقت کی آواز کی طرف دھیان لگائے رہتے کہ کب کیا ارشاد ہو اور وہ اس پر عمل پیرا ہوں۔

امام وقت کا کوئی ارشاد خطبہ جمعہ میں آتا یا کسی میٹنگ میں یا کسی اور طرح سے آپ اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے مستعد ہو جاتے اور بعض اوقات تو اسی وقت مجلس عاملہ کی میٹنگ بلاتے اور ارشاد پر عمل پیرا ہونے اور احباب جماعت تک پہنچانے کی تدبیر کرتے اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتے جب تک اس پر کماحقہ عمل درآمد نہ ہو جاتا۔

آپ کی دن بھر کی مختلف مصروفیات تھیں۔ امیر جماعت ہونے کی وجہ سے ضلع بھر کی جماعتوں کی نگرانی اور تربیت آپ کی بنیادی ذمہ داری تھی۔ اس کے علاوہ آپ کی مصروفیات قرآن حکیم کا ترجمہ و تفسیر پڑھانا، جلسہ سالانہ کی تقریریں تیار کرنا، کتب کی اشاعت، پانچوں وقت نماز کی امامت اور خطبہ جمعہ و عیدین کے علاوہ خدام، اطفال، انصار اور لجنہ اماء اللہ کے مختلف پروگراموں میں شرکت۔ مقامی اور ضلعی سطح پر جلسہ سالانہ کا انعقاد غرضیکہ بہت ہی مصروف زندگی گزاری۔

یوں تو آپ ایک فی البدیہہ مقرر تھے۔ موقع کی مناسبت سے کسی بھی موضوع پر خطاب فرما لیتے۔ لیکن تربیتی اجتماعات میں اور بعض دیگر مواقع پر ان چار باتوں پر بہت زور دیتے۔ اول نماز کی پوری شرائط کے ساتھ باقاعدگی سے ادائیگی۔ دوم: چندوں کی پوری شرح کے ساتھ باقاعدہ ادائیگی۔ سوم: سچ بولنا۔ کبھی بھی کسی بھی حالت میں سچ سے نہ ہٹنا۔ چہارم: خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستگی اور اطاعت امام وقت۔

یہ چاروں امور آپ کی تقاریر کا اکثر و بیشتر موضوع ہوتے۔ تربیت نومبائعین کے لئے مرزا صاحب ہمہ وقت اور ہمہ تن تیار رہتے۔ خلافت رابعہ کے قیام کے بعد دعوت الی اللہ میں غیر معمولی تحریک پیدا ہوئی اور بڑی کثرت سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔ چنانچہ نومبائعین کی تربیت کے کام میں بھی ایک نیا جوش اور نیا رنگ پیدا ہوا۔ انہیں دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تربیت نومبائعین کا الگ شعبہ بھی قائم فرمایا اور جماعتوں میں سیکرٹری تربیت نومبائعین مقرر ہوئے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کا وجود نومبائعین کے لئے ایک شجر سایہ دار تھا۔ جب بھی آپ کو علم ہوتا کہ فلاں شخص احمدی ہوا ہے تو آپ اسے ضرور شرف میزبانی بخشتے۔ مجھے تو مع بیوی بچے اپنے گھر کھانے پر بلایا اور ہمارے ساتھ کافی دیر تک باتیں بھی کیں ساتھ ہی ساتھ ہلکے پھلکے لطیفے بھی ہوتے رہے۔ میری اہلیہ کی ملاقات اپنی بیٹی مکرمہ آپا منصورہ بیگم صاحبہ سے کرائی تا کہ باہم جان پہچان پیدا ہو اور فرمایا ملتے رہا کرو۔ بچوں کو بھی ملاتے رہو۔

جب نومبائعین کی تعداد بڑھنے لگی تو جماعتی اور مجلس کے نظام کے تحت نومبائعین کی تربیت کے مختلف پروگرام کرائے جاتے۔ ان پروگراموں میں آپ خود شرکت فرماتے اور پروگرام کے آخر تک تشریف فرما رہتے۔ نومبائعین کو جماعت میں خوش آمدید کہنے کے ساتھ ساتھ قیمتی نصائح سے سرفراز فرماتے۔ انہیں نئے ماحول سے مطابقت پیدا کرنے اور اس راہ میں پیش آنے والی تکالیف کو برداشت کرنے کی تلقین فرماتے۔ اپنے قبول احمدیت اور بعد کی تکالیف کے واقعات بھی سناتے۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب خود احمدی ہوئے تھے اور انہیں خود بھی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ چنانچہ ان ایام میں دعائیں کرنے اور دعاؤں کی قبولیت کے ذاتی تجربات بھی سنا کر نومبائعین کے حوصلے بلند کرتے اور انہیں بھی دعاؤں کی طرف راغب فرماتے۔

مرزا عبدالحق صاحب کی شخصیت ایسی تھی کہ عمر کا تفاوت ان سے تعلق رکھنے میں کبھی روک نہ بنتا۔ میں خود ان سے عمر میں 47 سال چھوٹا تھا لیکن ان کی محبت اور شفقت کا یہ عالم کہ صرف میں ہی نہیں بلکہ میرے بچے بھی ان سے ملاقات کے خواہش مند رہتے اور اکثر ان کی ملاقات اور صحبت سے فیض پاتے۔

نومبائعین کے اجتماعات پورے ضلع میں مختلف مقامات پر ہوتے ایک دفعہ ایسا ہی پروگرام بھلوال میں ہوا۔ ماہ اپریل کے آخری ایام تھے وہ دن بہت گرم تھا وہاں آپ نے تقریر کی، تقریر کیا تھی، دلوں کو گرما کر رکھ دیا۔ ایمان تازہ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اس وقت میں 91 سال کا ہوں، پون صدی (75 سال) سے جماعت احمدیہ کو دیکھ رہا ہوں۔ میں گواہ ہوں اور چشم دید شہادت ہے کہ ان پچھتر سالوں میں چڑھنے والا ہر دن احمدیت کے لئے نئی سے نئی ترقی اور رفعت کا پیغام لے کر طلوع ہوا اور مخالفین احمدیت کے لئے ناکامی کی خبر لایا۔ اور اسی طرح آئندہ بھی ہر دن احمدیت کی ترقی کا دن ہوگا اور آپ لوگوں کا آج جو نومبائعین ہیں ان کا مقدر ہے کہ وہ اس ترقی کو اپنی زندگیوں میں دیکھیں گے اور احمدیت کی ترقی کے وہ خود گواہ بنیں گے نیز نومبائعین کو فرمایا ”آپ نے اپنی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ کیا ہے امام وقت کی شناخت اور تصدیق کی ہے۔ اب اپنی زندگیوں کو ایسا بدلو کہ ایک نئی روحانی ترقی تمہاری زندگیوں میں نظر آئے اور آپ لوگوں کا عمل گواہی دے کہ آپ لوگوں نے صحیح فیصلہ کیا اور سچ کی راہ اختیار کی ہے۔

وہاں سے واپسی تقریباً اڑھائی یا تین بجے کے قریب ہوئی۔ سخت گرمی کا وقت تھا۔ راستے میں ٹائر پنکچر ہو گیا۔ ڈرائیور ٹائر بدل رہا تھا۔ میں اور مرزا صاحب سڑک کے کنارے بیٹھ گئے۔ سڑک پر قریب کوئی سایہ دار درخت بھی نہ تھا۔ لہٰذا دھوپ میں ہی بیٹھ گئے۔ میں نے مرزا صاحب کے چہرے پر سخت تھکن کے آثار دیکھے تو پوچھ لیا۔ آپ تھک گئے ہیں؟ فرمانے لگے بندہ رات 2 بجے کا جاگا ہو تو ظاہر ہے تھک جائے گا۔

اکثر اوقات نومبائعین کو کسی قسم کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ آپ اس مدد کے لئے ہمیشہ تیار رہتے اور تالیف قلوب کا کوئی پہلو فروگزاشت نہ ہونے دیتے۔

1996ء کی بات ہے کہ ضلع سرگودھا میں سیال موڑ کے قریب ایک فیملی کے اکثر افراد نے بیعت کر لی۔ اس زمانے میں اس جگہ کوئی آبادی نہ تھی۔ چند ایک نیم پختہ مکانات تھے اور اس آبادی کی ابتدا ہو رہی تھی جو کہ آج ایک مرکزی حیثیت حاصل کر چکی ہے۔ موٹروے کا انٹر چینج اور کاروباری مرکز بن چکا ہے۔ ان افراد کو سید نو کی قریبی جماعت کے ساتھ شامل کر دیا گیا۔ یہ کنبہ 35,30 افراد پر مشتمل تھا۔ جب مقامی لوگوں کو ان کے داخل احمدیت ہونے کا پتہ چلا تو مخالفت شروع ہو گئی۔ نوبت بایں جا رسید کہ ان کے مکانات ان سے چھین لئے گئے اور مقامی چودھرانی تالے لگا گئی اور کہنے لگی جلد سامان اٹھاؤ ہم نے اپنے تالے لگانے ہیں اور طنزاً کہنے لگی تمہاری تو ربوہ میں کوٹھیاں بن چکی ہیں تم وہاں جا کر ٹھکانہ کرو۔ فی الواقعہ راتوں رات وہاں سے بے گھر ہونا پڑا اور دوسرا کوئی معقول بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے سامان سمیت رات کھلے آسمان تلے گزارنی پڑی۔

جب حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو ان کی اس مشکل کا علم ہوا تو سخت بے چین ہوئے۔ عاملہ کے ممبران سے مشورے کئے۔ صورتحال سنبھالنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی اور ان کی آبادکاری کی تجاویز سوچی جانے لگیں۔ ان کی خیریت معلوم کرنے اور ان کے ساتھ باقاعدہ رابطہ رکھنے کے لئے سرگودھا سے وفود جاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا یہ ہوا کہ ان نومبائعین کے والد بزرگوار نے سستے وقتوں میں ڈیڑھ کنال کا ایک پلاٹ خرید رکھا تھا جس کا تھوڑا سا حصہ مسقف تھا۔ یہ تجویز ہوئی کہ مسقف 10 مرلے اگر جماعت احمدیہ خرید لے تو اس طرح انہیں اتنی رقم میسر آ جائے گی کہ اپنے مکانات تعمیر کر لیں گے نیز جماعت کے خرید کردہ حصہ کو نماز سنٹر بنا دیا جائے گا۔ ایک کمیشن کے ذریعہ ان دس مرلوں کی قیمت کا تعین کیا گیا۔ کمیشن نے وہاں دورہ کر کے مقامی حالات کا جائزہ لیا اور پلاٹ کی قیمت کا تعین کیا جو انہیں بھی قبول تھی۔ اس قطعہ کی خریداری کے لئے رقم کا حصول اگلا مرحلہ تھا۔ مرزا عبدالحق صاحب نے سرگودھا جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیّر احباب سے رابطہ کر کے انہیں بتایا کہ 35 افراد کی گردنیں آزاد کرانے کا سوال ہے۔ چنانچہ قطعہ کے حصول کے بعد انتقال کا اندراج ہو گیا اور اس جگہ کو بیت کا درجہ دے دیا گیا۔ باقی ایک کنال پر نومبائعین نے اپنے مکانات تعمیر کر لئے۔

اس دوران ایک اور مسئلہ درپیش آیا جو جس میں نومبائعین کی تربیت کا اہم سوال تھا وہ یہ کہ ان نومبائعین کو زمین سے حاصل ہونے والی رقم اپنے مکانات کی تعمیر کے لئے کافی نہ ہوئی۔ مزید رقم کی ضرورت پڑی تو بعض احباب کی رائے تھی کہ انہیں کچھ نقد امداد دی جائے لیکن حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے اسے مناسب نہ سمجھا ان کی رائے میں نومبائعین کو مالی امداد دینا گویا انہیں امداد لینے کی عادت ڈالنے کے مترادف ہے اور چونکہ ان میں بالغ افراد برسر روزگار ہیں۔ لہٰذا مناسب یہ ہوگا کہ انہیں ان کی ضرورت کے مطابق قرضہ حسنہ دیا جائے جو کہ مقررہ مدت میں بالاقساط واپس لیا جائے۔ چنانچہ یہ تجویز نومبائعین نے بھی بڑی خوشی سے قبول کی۔ انہیں قرضہ حسنہ دیا گیا جس سے بسہولت ان کے مکانات مکمل ہو گئے اور وہ ہر قسم کے تسلط سے آزاد ہو گئے۔ البتہ جو مشکلات،

مخالفت، طعن و تشنیع معاشرتی بائیکاٹ جو ہر نئے یا پرانے احمدی کو درپیش ہیں انہیں بھی جھیلنی پڑیں۔ الحمد للہ کہ ان کی تربیت اس رنگ میں ہوگئی کہ یہ سب کچھ انہوں نے برضا و رغبت شکر و حمد کے ساتھ برداشت کیا۔

ایک جگہ نومبائعین کے لئے تعمیر کردہ بیت الذکر کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔ نومبائعین کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ قریبی جماعتوں سے بھی اور انفرادی احمدی بھی وہاں جمع ہوئے۔ آپ نے دیگر پروگرام کے علاوہ نومبائعین کے بچوں اور بڑوں سے سب سے ان کی مصروفیات کی تفصیل پوچھی سب سے انفرادی تعارف کیا۔ بچوں سے ان کی تعلیم اور بڑوں سے روزگار کے متعلق دریافت کیا۔ بعدازاں افتتاحی تقریب میں نومبائعین بچوں سے تلاوت اور نظمیں سنیں اور ان کی کارکردگی اور جماعت کے ساتھ وابستگی دیکھ کر ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی کی۔ پورا دن آپ نے بڑی بشاشت کے ساتھ ان کے درمیان گزارا۔ بہت خوشی کا ماحول تھا بعدۂ خواتین کی درخواست پر ملحقہ مکان کے اندر تشریف لے گئے۔ بچھی ہوئی سادہ چارپائی پر تشریف فرما ہوئے۔ بچوں کے سر پر دست شفقت پھیرا۔ سب کے چہروں کی خوشی دیدنی تھی۔ آپ سے دعا کی درخواست کی گئی آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی۔ سب اہل خانہ اس میں شریک ہوئے۔ آپ کے لئے اس دورے میں موسم کی شدت کے علاوہ اور بھی کئی امور تکلیف دہ تھے مثلاً ابھی تک وہاں پر کوئی واش روم نہ بنا تھا۔ طہارت اور وضو کے لئے چارپائیاں کھڑا کر کے اوپر کپڑے ڈال کر پردہ کا انتظام کیا گیا۔ لیکن آپ نے پورا دن بڑی خوشی سے گزارا اور شام سے کچھ قبل واپس سرگودھا تشریف لے آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات کی تعمیل میں تاخیر ان کی نظر میں گناہ تھی۔ جب بھی حضور کی طرف سے کوئی تحریک ہوتی آپ اس کی تعمیل پر کمربستہ ہو جاتے۔ ایک زبان میں ترجمۃ القرآن کا خرچ سرگودھا جماعت کے ذمہ لگا تو آپ نے پوری مستعدی سے اسے پورا کیا۔ آپ نے لمبا عرصہ ترجمۃ القرآن کی کلاس جاری رکھی۔ بیت الذکر سول لائن میں کبھی اپنے مکان سے ملحقہ بیت الذکر میں اور حضور کے ارشاد پر جو ترجمہ ریکارڈ ہوا وہ ان کے صاحبزادہ مکرم مرزا نثار احمد صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ آپ کی یہ کلاس اس وقت بند ہوئی جب آپ کی طبیعت بہت کمزور ہوگئی۔

مجھے آپ کی معیت میں 29,28 کا طویل عرصہ گزارنے کا موقع ملا۔ تربیت نومبائعین کے پہلو کا میں خود شاہد ہوں۔ میں نے آپ سے قرآن پاک کا ترجمہ و تفسیر بھی پڑھا۔ ہماری خوشی اور غمی کے ہر موقعہ پر ہمارے غریب خانہ پر تشریف لاتے۔ آپ نے اپنی زندگی کا لمبا عرصہ حضرت مصلح موعود کے ساتھ گزارا۔ تقریباً 50 سال زندگی کے ان کے ساتھ گزرے تھے۔ مرزا صاحب نے خود کو ظاہری و باطنی طور پر ان کے رنگ میں رنگ لیا تھا۔ ایک دفعہ حضور کی شخصیت کے بارہ میں فرمایا کہ اس دور کے سیاسی اور مذہبی لیڈر آپ کے سامنے بونے (Pigmies) نظر آتے۔ نیز بتایا کہ اب تک مصلح موعود سے ملاقات ہوتی رہتی ہے کوئی مسلسل پندرہ دن نہیں گزرتے کہ خواب میں حضور سے ملاقات ہو جاتی ہے۔ خلافت سے پیار اور اطاعت کا جو نمونہ آپ کی ذات میں دیکھا اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

میرے اہل خانہ کی بھی اور میری بھی دلی خواہش تھی کہ کسی روز مرزا صاحب ہمارے گھر تشریف لائیں۔ میں نے جرأت کر کے درخواست کردی کہ میری اور میرے اہل خانہ کی خواہش ہے کہ آپ کسی روز ہمارے گھر تشریف لائیں۔ آپ نے بلاتامل درخواست منظور فرمالی اور فرمایا آئندہ جمعہ کو نماز کے بعد آپ کے گھر آؤں گا۔ آئندہ جمعہ نماز کے بعد آپ ہمارے گھر جانے کے لئے تیار تھے۔ میں نے رکشہ منگوانا چاہا لیکن فرمایا اس کی کیا ضرورت ہے میں آپ کے ساتھ موٹر سائیکل پر ہی چلا جاؤں گا۔ چنانچہ آپ موٹر سائیکل پر ہی تشریف لائے اور موٹر سائیکل پر ہی واپس گھر گئے۔

تیس سالہ رفاقت میں میں نے صرف دو بار مرزا عبدالحق صاحب کو موٹر سائیکل پر سواری کرتے دیکھا اور دونوں بار ہی نومبائعین سے رابطہ اور ان کی تربیت کے لئے ان کے گھر جانا تھا۔ ایک بار تو میرے گھر تشریف لائے اور دوسری بار سرگودھا سے کچھ فاصلہ پر چک 116 ش میں گئے۔ وہاں ایک حافظ صاحب احمدی ہوئے تو مخالفت کی ہوا جب تیز ہوئی تو حافظ نے حضرت مرزا صاحب نے ان کے گاؤں آنے کی درخواست کی۔ چنانچہ میں بھی اس قافلہ میں شریک تھا گاؤں کے قریب ایک نہری نالہ ٹوٹا ہوا تھا۔ ہر طرف پانی پھیلا ہوا تھا۔ صرف موٹر سائیکل آگے جاسکتی تھی۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بھی باقی سفر موٹر سائیکل پر کیا۔ ورنہ آپ عمر کے اس حصہ میں پہنچ چکے تھے کہ عام حالات میں موٹر سائیکل کی سواری کرنا ان کے لئے مناسب نہ تھا۔ آپ وہاں نماز عصر تک ٹھہرے رہے۔ حافظ صاحب نے اپنے غیر احمدی احباب اور رشتہ دار بلائے ہوئے تھے۔ وہاں سوال و جواب کی مجلس ہوئی تو آپ نے ایک اور نومبائع کو سوالات کے جوابات دینے کا ارشاد فرمایا۔ اس طرح ایک نومبائع کی تربیت کا اہتمام ہوگیا کہ اس نے پوری خود اعتمادی کے ساتھ غیر از جماعت احباب کی بڑی مجلس میں ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ جہاں ضرورت پڑتی آپ خود راہنمائی فرما دیتے۔

اپنی جوانی کے دنوں کا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ضلع سرگودھا کی جماعتوں کے دورے کے دوران حضرت میاں طاہر احمد صاحب بعدۂ خلیفۃ المسیح الرابع بھی ساتھ تھے۔ گاڑی راستے میں خراب ہوگئی۔ کوشش کے باوجود گاڑی ٹھیک نہ ہوئی۔ چنانچہ موٹر سائیکل پر آگے جانے کا فیصلہ ہوا۔ چنانچہ موٹر سائیکل چلانے والے خادم کے پیچھے حضرت میاں صاحب اور ان کے پیچھے حضرت مرزا صاحب بیٹھ گئے۔ مرزا صاحب نے حضرت میاں صاحب کو پکڑا ہوا تھا۔ مرزا صاحب نے میاں صاحب کو جپھی ڈال کر اپنے ساتھ لگا لیا اور کہا میاں صاحب! اس سے قریب ہونے کا تصور بھی نہیں ہوسکتا۔ یہ ایک سادہ سا مذاق مرزا صاحب کی مسیح موعود کے خاندان کے افراد کے ساتھ محبت کی عکاسی کرتا ہے۔ دراصل اس طرح قربت حاصل ہونے پر حضرت مرزا صاحب کو انتہائی خوشی حاصل ہو رہی تھی۔

احمدی ہونے کے بعد میں جہاں بھی جاتا جس سے بھی ملتا میرے احمدی ہو جانے کی بات ضرور ہوتی۔ بہت دفعہ خصوصی اہتمام کر کے مجھے مختلف مولوی صاحبان کے پاس لے جایا گیا اور بعض مولوی صاحبان کو میرے گھر پر لایا گیا اور مجالس منعقد کر کے مجھے اپنا مؤقف سمجھایا گیا اور کچھ مولوی تو ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنی ذاتی معلومات کے ذریعہ میرا پتہ لگا لیا اور مجھ سے رابطہ کرنے لگے۔ میں ہر ملاقات اور ہر مجلس کی تفصیل حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں پیش کرتا۔ آپ بڑی شفقت سے وقت نکالتے پوری توجہ سے میری بات سنتے۔ حوالہ جات میں میری مدد فرماتے۔ میرا شوق مطالعہ دیکھ کر مجھے بہت سی کتب اپنے پاس سے دیں اور مجھے تحریک فرمائی کہ میں خود کتب جمع کرلوں۔ چنانچہ مجھے اس کی توفیق ملی اور میں نے اپنی ذاتی لائبریری بنالی۔

میری بیعت کے بعد مخالفت کا جو طوفان اٹھا۔ مکرم مرزا صاحب اس سے پوری طرح باخبر ہوتے تھے۔ اس مخالفت میں مجھے سب سے زیادہ دکھ اس وقت ہوا جب میرا پہلا بائیکاٹ ہوا۔ مجھے اور میری اہلیہ اور میری معصوم بیٹی کو میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ کے گھر سے نکال دیا گیا اور ہر قسم کے تعلق کو ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا۔ اور یہ اعلان ایسے سخت الفاظ میں تھا جس سے میرا سینہ چھلنی ہوگیا۔ رات بڑے دکھ میں گزاری اگلے روز حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ساری تفصیل سنائی۔ آپ نے مجھے بیت الذکر میں بٹھایا۔ خود محراب میں تشریف فرما ہوئے۔ میری ساری بات سنی۔ میری آنکھوں میں آنسو دیکھ کر ان کا دل بھر آیا۔ میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور تسلی دی۔ دعا کا وعدہ بھی کیا۔ دیر تک میری تسلی اور دلجوئی کے لئے مجھے اپنے پاس بٹھائے رکھا اور باتیں کیں پہلے مجھے شربت پلایا۔ کچھ دیر کے بعد مجھے مٹھائی کھلائی اور نماز ظہر تک میں وہیں رہا۔ دوسرے روز پھر ملاقات ہوئی تو فرمایا اس رات میں نے آپ کے لئے دعا کی اور بہت دعا کی توفیق ملی۔ گویا دعا کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ کے حضور بچھ گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر بڑے فضل فرمائے گا۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے زندگی کا پیغام بن گئے اور آج تک ان کی اس دعا کی قبولیت کے نظارے دیکھ رہا ہوں۔ مخالفت تو کبھی ختم ہونے والی نہیں اور اس میں کسی بھی احمدی کی تخصیص نہیں کی جاسکتی۔ ہر احمدی کسی نہ کسی طور پر مخالفت کا شکار ہے۔ جگہ اور نوعیت کا فرق ہوتا ہے۔ اصل چیز صبر اور دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو صبر و استقامت عطا فرمائے اور اپنے حضور میں دعائیں کرنے کی توفیق بخشتا چلا جائے۔ ہم اپنے بزرگوں کی دعاؤں کا ثمر پا رہے ہیں اللہ کرے ہماری نسلیں ہماری دعاؤں کے پھل کھائیں۔

مرزا عبدالحق صاحب صاحب کشف و رؤیا بزرگ تھے۔ ان کی قبولیت دعا اور الٰہی وعدوں کے پورا ہونے کے ہم خود گواہ تھے۔ چنانچہ آپ کی وفات سے دو روز قبل جب میں ملنے کے لئے حاضر ہوا تو مجھے اندر بلالیا۔ میں چارپائی کے پاس بیٹھا تھا۔ میں نے عرض کیا۔

ان بیماری کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نشان یا بشارت ملی ہے؟

فرمایا ''ہاں مجھے ایک بہت خوبصورت نظارہ دکھایا گیا ہے۔ انوار نازل ہوتے، اترتے دکھائے گئے ہیں۔ بہت ہی دلکش نظارہ تھا اور بتایا گیا یہ روح القدس کا نزول ہے''۔

یہ میری آپ سے آخری ملاقات تھی اگلے روز آپ اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرمائے اور تمام نومبائعین کی دعائیں آپ کے حق میں قبول ہوں اور آپ کی بلندی درجات کا ذریعہ بنیں۔ آمین یارب العالمین

کتنے ہی پھلدار درخت

ایک دفعہ ایک یتیم بچے کا حضرت ابولبابہؓ سے ایک کھجور کے درخت پر تنازعہ ہوگیا۔ رسول اللہﷺ نے ابولبابہؓ کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ یتیم بچہ رونے لگا تو رسول اللہﷺ نے ابولبابہؓ کو تحریک فرمائی کہ بیشک درخت آپ کا ہے۔ مگر یہ آپ اس یتیم بچے کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے عوض جنت میں درخت عطا فرمائے گا۔ ابولبابہؓ نے یہ پیشکش قبول نہ کی۔ حضرت ثابتؓ بن ابودحداح کو پتہ چلا تو انہوں نے ابولبابہؓ سے پوچھا کہ کیا تم میرے باغ کے عوض مجھے یہ درخت دے سکتے ہو۔ ابولبابہ مان گئے تو حضرت ثابت بن دحداح نے رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہﷺ! کھجور کا وہ درخت جو آپ نے یتیم بچے کے لئے لینا چاہا تھا اگر میں وہ لے کر پیش کردوں تو کیا مجھے بھی اس کے عوض جنت میں درخت ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت ابو دحداح جب شہید ہوئے تو رسول اللہﷺ نے فرمایا ابو دحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی پھل دار درخت جھکے ہوں گے۔

(استیعاب صفحہ 792 دارالمعرفہ بیروت)

☆☆☆☆☆☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

مکرم ریاض احمد ناصر ابڑو صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم محمد دین اسامہ صاحب ابن مکرم نجیب بشیر بٹ صاحب ساکن حیدرآباد شہر نے اسرا یونیورسٹی حیدرآباد سے BBA Finance کا کورس مکمل کرنے کے بعد امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے ان کا رزلٹ GPA 3.95 اور GPA.3.70 آیا ہے مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے امریکا جارہے ہیں۔عزیزم محمد دین اسامہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد بٹ صاحب سابق امیر ضلع نوشہرو فیروز کا پوتا ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔آمین

درخواست دعا

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل لکھتے ہیں۔

مکرم مبارک احمد سونگی صاحب کارکن دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ گھر میں شیڈ سے کمر کے بل گر گئے۔جس کی وجہ سے انہیں اندرونی چوٹیں آئی ہیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

محترمہ نسرین ابراہیم صاحبہ دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے محبّ جمال واقف نو کا دو سال قبل ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس کے باعث ٹانگ کی ہڈی میں انفیکشن ہوگئی۔اور 14 مئی 2014ء کو ٹانگ کاٹ دی گئی۔لیکن انفیکشن ختم نہ ہوئی ہے اور شدید درد کی وجہ سے اب پھر ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میرے بیٹے کو شفائے کاملہ وعاجلہ سے نوازے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

مکرم رانا رشید احمد صاحب ابن مکرم رانا سعادت احمد خان صاحب مرحوم دارالرحمت وسطی ربوہ لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ مقیم کینیڈا بعارضہ قلب بیمار ہیں۔کچھ روز قبل سٹنٹ ڈال دیا گیا تھا۔لیکن طبیعت اچانک خراب ہوگئی ہے۔دوبارہ ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم صدیق احمد منور صاحب مشنری انچارج فرنچ گیانا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم محمد بشارت صاحب مربی سلسلہ فرنچ گیانا اور ان کی اہلیہ مکرمہ ہما حفیظ صاحبہ کو یکم جون 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کو شاہزیب بشارت نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرمایا ہے۔نومولود مکرم انور حسین صاحب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ بیلجیئم کا پوتا، مکرم عبدالحفیظ صاحب آف جرمنی کا نواسہ اور مکرم شیخ عبدالسلام صاحب مرحوم ربوہ کی نسل سے ہے۔اس بچے کو فرنچ گیانا جماعت میں پہلا واقف نو ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم نومولود کو صالح، خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

ولادت

مکرم صادق احمد صاحب اور مکرمہ مبارکہ کلثوم صاحبہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے چھوٹے بیٹے مکرم شمس الزمان صاحب (زمان لائبریری اینڈ گفٹ سنٹر ربوہ) اور بہو مکرمہ طیبہ شہزادی صاحبہ کو مورخہ 29 مئی 2014ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ازراہ شفقت نومولودہ کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرماتے ہوئے علیشاہ زمان نام عطا فرمایا ہے۔نومولودہ مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرمہ عابدہ وسیم صاحبہ آف لاہور کی نواسی ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خدمت دین کی توفیق پانے والی، فعال درازی عمر والی، دین و دنیا کی حسنات سمیٹنے والی اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

ولادت

مکرم محمد جاوید صاحب کارکن نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 19 جون 2014ء کو خاکسار کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہالہ جاوید عطا فرمایا ہے اور تحریک وقف نو میں شمولیت کی منظوری عطا فرمائی ہے۔نومولودہ درویش قادیان حضرت میاں نذر محمد صاحب مرحوم کی نسل سے ہے مکرم میاں محمد سرور صاحب کی پوتی اور مکرم محمد قاسم صاحب آف حافظ آباد کی نواسی ہے۔احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ، خادمہ دین بنائے صحت وتندرستی سے رکھے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالاعلیٰ صاحب المعروف علی فروٹ مرچنٹ ربوہ لکھتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب مرحوم مورخہ 4 جون 2014ء کو بعمر 79 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اگلے روز بیت السلام دارالعلوم غربی ربوہ کی ملحقہ گراؤنڈ میں مکرم چوہدری نذیر احمد خادم صاحب نائب صدر محلّہ دارالعلوم غربی سلام نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب صدر محلّہ نے دعا کروائی۔مرحومہ دعا گو، پنجوقتہ نماز کی پابند اور تلاوت کلام پاک باقاعدگی سے کرنے والی تھیں۔آپ نے دو بیٹے خاکسار، مکرم مبارک احمد صاحب، چار بیٹیاں مکرمہ پروین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم سابق کارکن جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرمہ متین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یاسین تبسم صاحب صدر محلّہ بیوت الحمد کالونی ربوہ، مکرمہ بشریٰ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ اور مکرمہ نصرت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم الدین صاحب (جو آجکل جماعتی خدمت پر یوگنڈا گئے ہوئے ہیں) سوگوار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم منیر احمد رشید صاحب معاون ایڈیٹر روزنامہ الفضل کی تائی جان تھیں۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد ضیاء صاحب ممبر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھتیجے مکرم نوید الحق صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالحق صاحب عمر 24 سال جماعت گروس گراؤ جرمنی مورخہ 10 جون 2014ء کو فالج کی طویل علالت کے باعث وفات پاگئے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے قبل از نماز ظہر وعصر بیت الفتوح فرینکفرٹ میں مورخہ 16 جون کو نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔مورخہ 17 جون کو جرمنی میں ہی تدفین ہوئی۔تدفین کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔مرحوم کے لواحقین میں والدین کے علاوہ بیوہ محترمہ طاہرہ منور صاحبہ اور دو بہنیں شامل ہیں۔مرحوم کی بڑی بہن خاکسار کی بہو ہے۔مرحوم مکرم چوہدری منور احمد سدھو صاحب صدر جماعت احمدیہ نظام پورہ ضلع ننکانہ صاحب کے داماد تھے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

شکریہ احباب

مکرم شریف احمد علوی صاحب (ر) مربی سلسلہ دارالعلوم جنوبی احد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمد پنھل سیال صاحب نصیر آباد ضلع لاڑکانہ مورخہ 11 جون 2014ء کو نصیر آباد میں وفات پاگئے تھے۔آپ موصی تھے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں مورخہ 12 جون 2014ء کو ہوئی۔آپ کی وفات پر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں نصیر آباد اور ربوہ میں نماز جنازہ میں شرکت کر کے اور بعض افراد نے بذریعہ فون تعزیت کا اظہار کیا۔اور اس غم کے موقع پر مکرم پنھل سیال صاحب کے اہل خانہ کی ڈھارس بندھائی۔اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ان کے اہل خانہ کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

تصحیح

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب دارالصدر شمالی انوار ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی طرف سے میری ایک بھتیجی مکرمہ عزیزہ فاطمہ بنت مکرم طارق منصور احمد صاحب کا اعلان نکاح مورخہ 13 جون 2014ء کے اخبار میں شائع ہوا ہے جس میں خاکسار نے تاریخ اعلان نکاح غلط درج کر دی تھی۔صحیح تاریخ نکاح 7 جون 2014ء ہے۔احباب درستی فرمالیں۔

نابینا افراد کیلئے مفید کام

احمدی نابینا افراد سے گزارش ہے کہ درج ذیل امور پر عمل کریں۔

پانچ وقت باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا کریں۔

روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کریں یا تلاوت سننے کا اہتمام کریں۔

اگر مجلس نابینا ربوہ کے رکن نہیں ہیں تو پہلی فرصت میں رابطہ فرمائیں۔

دینی اور جماعتی کتب بریل سسٹم میں دستیاب ہیں ان سے استفادہ فرمائیں۔

متعدد کتب آڈیو کیسٹس میں بھی دستیاب ہیں۔

مجلس نابینا کے دفتر میں ان کے سننے کا انتظام موجود ہے۔

معاشرے کا مفید وجود بننے کیلئے کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں۔

اپنی معذوری کو اپنی کمزوری نہ بننے دیں، بینا افراد کی طرح آپ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

جب بھی گھر سے باہر جائیں سفید چھڑی اپنے ساتھ رکھیں۔

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

ایم ٹی اے کے پروگرام

3 جولائی 2014ء

12:30 am	تلاوت قرآن کریم
1:35 am	فقہی مسائل
2:05 am	درس القرآن
4:00 am	تلاوت قرآن کریم
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	درس القرآن
6:50 am	تلاوت قرآن کریم
7:45 am	سیرت رسولؐ
8:30 am	ایم ٹی اے ورائٹی
9:25 am	فقہی مسائل
9:55 am	فیتھ میٹرز
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
12:10 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	Beacon of Truth
1:45 pm	رمضان المبارک سوال و جواب
4:00 pm	درس القرآن
5:25 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 pm	یسرنا القرآن
6:35 pm	Chef's Corner
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 27 جون 2014ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	رمضان المبارک سوال و جواب
9:00 pm	Maseer-E-Shahindgan
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:25 pm	سیمینار۔ سیرت النبیؐ

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ PH:047-6212434

تقریب آمین

مکرم رانا فرید احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بیٹے کاشف احمد نے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 24 مئی 2014ء کو گھر واقع دارالعلوم وسطی میں تقریب آمین منعقد کی گئی۔ اس موقع پر بچے کے ماموں مکرم مدثر احمد مشرف صاحب ناظم تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کرائی۔ بچے کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچے کی خالہ مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ عزیزم، مکرم رانا لئیق احمد صاحب مرحوم سابق ڈسپنسر ٹی آئی کالج ربوہ کا پوتا اور مکرم ٹھیکیدار رائے بہادر فضل دین صاحب مرحوم دارالعلوم غربی صادق کا نواسا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآنی انوار سے منور فرمائے اور اس میں موجود تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 26 جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:20

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26 جون 2014ء

1:40 am	دینی و فقہی مسائل
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ستمبر 2008ء
4:10 am	انتخاب سخن
6:30 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:55 am	دینی و فقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	بیت خدیجہ کی افتتاحی تقریب 16-اکتوبر 2008ء
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 2014ء
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 pm	بیت خدیجہ کی افتتاحی تقریب

وردہ فیبرکس رمضان پیکج
Sale Sale Sale
لان کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

رمضان پیکج
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار روڈ ربوہ
جنرل آؤٹ ڈور، فیس 50 روپے صرف
اوقات صبح 9 بجے تا دوپہر 2 بجے تک صرف
بلڈ پریشر، یرقان، نزلہ زکام بخار، تپ دق فالج
سانس کی تکلیف اور سرجری کے مریضوں کے لئے
0476213944, 0476214499

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
6 جولائی سے نئی کلاس کا آغاز
داخلہ جاری ہے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

FR-10